ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

رقیہ شرعیہ،"شرعی دم"شارحینِ صحیح بخاری کا مؤقف

RUQYAH SHARIAH, "SHARI'I DUM"OPENIONS OF EXPLAINERS OF SAHIH-UL-BUKHARI

Dr.Ahsan Ul Haq [1]
Dr.Abdul Ghaffar[2]

Abstractive

Every blowing that contains divine names and invocations is useful in all kinds of spiritual and physical diseases.The Prophet ﷺ has especially described it as very useful in the case of bad eyesight, fever or poisonous sting.In the same way, it is permissible to recite the verses of the Holy Qur'an, supplications and words in which there is no suspicion of shirk and disbelief and which have been proven useful by the experience of the jurists and muhadditheen.Non-Qur'anic rakyats were offered in front of Him (PBUH).when He (PBUH) heard the words of Dum and if there were no mistakes or doubts in it, He (PBUH) would give permission to do dum with these words.This makes it clear that every breath and breath that does not involve shirk and the words are not ambiguous can be taken as a remedy. While this highlights the usefulness of inhalation for various diseases and disorders. it also proves the justification of modern methods of treatment. Therefore, inhalation is very important for the treatment of psychological and spiritual diseases. Therefore, it is often Scholars and Muhadditheen, in the light of their personal experiences and observations, treat a particular disease with specific verses or authentic prayers, then Allah grants them healing. Today's society has become a victim of superstition, misguided priestcraft, due to academic and practical weaknesses in the present age. Especially in the Indian subcontinent and Pakistan, this superstition is common. There are also theories. Some people believe in Dum/blowing and some believe in non-blowing. There are many groups on this matter in Pakistani society. It is necessary to understand it in the light of the scientific ideas of the Holy Qur'an and the Sunnah of the Prophet (PBUH) and its commentators,explainers and the intellectual and academic unity in the society should be promoted.

ہر وہ دم جو اسمائے الہی اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہو،وہ تمام طرح کی روحانی اور جسمانی بیماریوں میں مفید ہوتا ہےاور نبی کریم ﷺ نے خصوصی طور پر دم کو نظرِ بد،بخار یا زہریلے ڈنگ میں انتہائی مفید قرار دیا ہے۔ اسی طرح ایسے دم اور رقیات جو قرآن کریم کی آیتوں ،مسنون دعاؤں اور ایسے کلمات جن میں شرک و کفر کا کوئی شبہ نہ ہو اور فقہاء و محدثین کے تجربے سے بھی مفید ثابت ہوئے ہوں ،ان سے دم کرنا جائز ہے ۔نبی کریم ﷺ کے سامنے غیر قرآن کے رقیات پیش کیے جاتے ، جب آپ ﷺ دم کے الفاظ سن لیتے اور اگر اس میں اشکال اور اشتباہ نہ ہوتا تو آپ ﷺ اجازت عنایت فرما دیتے کہ ان کلمات سے دم کر لیا کرو۔ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ہر وہ دم اور جھاڑ پھونک جس میں شرک نہ ہو اور الفاظ مبہم نہ ہوں تو اس کو بطورِ علاج اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس سے جہاں مختلف امراض و اسقام کے لیے دم کرنے کی افادیت اجاگر ہوتی ہے ،وہاں اس سے علاج کے جدید طریقوں کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے۔لہذا دم

1 Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Okara,District Okara,Pakistan
2 Director Seerat Chair/Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Pakistan

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

نفسیاتی اور روحانی بیماریوں کے علاج معالجہ کے لیے بے حد ضروری ہے ۔اس لیے اکثر علماء و محدثین اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں کسی خاص مرض کے لیے کسی مخصوص آیات یا مسنون دعاؤں کے ساتھ علاج کرتے ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ ان کو شفاء عنایت کردیتاہے۔

بیان مسئلہ

عصر رواں میں علمی و عملی کمزوریوں کی وجہ سے آج کا معاشرہ توہم پرستی، بے راہ روی سے کہانت انگیزی کا شکار ہو چکا ہے۔خصوصا برصغیر پاک و ہند اور پاکستان میں یہ توہم پرستی تو عام پائی جاتی ہے۔ان کے تحت مختلف فیہ نظریات بھی موجود ہیں۔کچھ لوگ دم کے قائل ہیں اور کچھ عدم دم کے قائل ہیں۔پاکستانی معاشرہ میں اس مسئلہ میں کئی ایک گروہ موجود ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ قران مجید اور سنت رسول اور اس کے مفسرین کرام وشارحین عظام فقہاء و محدثین کے علمی نظریات کی روشنی میں اس کو سمجھا جائے اور معاشرہ میں فکری و علمی وحدت کو فروغ دیا جائے۔

شارحین ِ صحیح بخاری کا موقف

ذیل کی سطور میں ہم شارحینِ صحیح بخاری کا دم کے متعلق نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں ۔

1۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا موقف

حافظ ابن حجرؒ "بابُ الرُّقَى بالقُرْآنِ والمعَوِّذَاتِ "کے تحت دم کے جواز اور عدم جواز کی بحث کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے تین شرائط کے ساتھ دم اور جھاڑ پھونک کی اجازت کے قائل ہیں۔اس کے جواز پر آپ دو احادیثِ مبارکہ اور تمام علماء کا اجماع ذکر کرتے ہیں:

"وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى جَوَازِ الرُّقَى عِنْدَ اجْتِمَاعِ ثَلَاثَةِ شُرُوطٍ أَنْ يَكُونَ بِكَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَبِاللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ أَوْ بِمَا يُعْرَفُ مَعْنَاهُ مِنْ غَيْرِهِ وَأَنْ يُعْتَقَدَ أَنَّ الرُّقْيَةَ لَا تُؤَثِّرُ بِذَاتِهَا بَلْ بِذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَاخْتَلَفُوا فِي كَوْنِهَا شَرْطًا وَالرَّاجِحُ أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنَ اعْتِبَارِ الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ" [1]

اور علماء کا اس بات پر اجماع کہ دم کرنا اس وقت جائز ہے جب تین شرطیں پائی جائیں: (1) اللہ تعالیٰ کے کلام یا اس کے اسماء یا اس کی صفات کے ساتھ دم کیا جائے (2) عربی زبان میں دم کیا جائے اور اگر نہ ہو تو اس کا معنی معروف ہونا چاہیے۔(3) دم کرنے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ جھاڑ پھونک بذات خود مؤثر نہیں ہے بلکہ اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور راجح یہ ہے کہ ان مذکورہ شرائط کا اعتبار ضروری ہے۔

اسی طرح حافظ صاحب ذیل میں دی گئیں ان دو روایات سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ جو بھی جھاڑ پھونک ان تینوں شرائط کے خلاف نہ ہو گا وہ شرعاً جائز ہو گا۔

"مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ ----- مَعْنَاهُ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَى الشِّرْكِ فَيَمْتَنِعُ احْتِيَاطًا"[2]

مسلم شریف میں حضرت عوف بن مالک اشجعی ؓ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ہم نے نبی کریم سے اس بارے میں دریافت کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دم کے کلمات سناؤ، اس وقت تک دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک اس میں کوئی شرکیہ کلمہ نہ ہو۔

اور حافظ ابن حجرؒ حضرت جابر ؓ کی روایت یوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تو آپ کی خدمت میں عمرو بن حزم کی آل حاضر ہوئی اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس ایک دم ہے جو ہم بچھو کے کاٹے پر کرتے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ دم آپ کو سنایا تو آپ نے فرمایا: میں اس کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔لہذا تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو ضرور پہنچائے ۔[3]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ،علامہ قرطبیؒ کے حوالے سے دم کی مندرجہ ذیل تین اقسام ذکر کرتے ہیں

"قَالَ الْقُرْطُبِيُّ: الرُّقَى ثَلَاثَةُ أَقْسَامٍ: أَحَدُهَا: مَا كَانَ يُرْقَى بِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا لَا يُعْقَلُ مَعْنَاهُ فَيَجِبُ اجْتِنَابُهُ لِئَلَّا يَكُونَ فِيهِ شِرْكٌ أَوْ يُودِي إِلَى الشِّرْكِ.الثَّانِي: مَا كَانَ بِكَلَامِ اللَّهِ أَوْ بِأَسْمَائِهِ فَيَجُوزُ، فَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا فَيُسْتَحَبُّ. الثَّالِثُ: مَا كَانَ بِأَسْمَاءِ غَيْرِ اللَّهِ مِنْ مَلَكٍ أَوْ صَالِحٍ أَوْ مُعَظَّمٍ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ كَالْعَرْشِ، قَالَ: فَهَذَا لَيْسَ مِنَ الْوَاجِبِ اجْتِنَابُهُ وَلَا مِنَ الْمَشْرُوعِ الَّذِي يَتَضَمَّنُ الِالْتِجَاءَ إِلَى اللَّهِ وَالتَّبَرُّكَ بِأَسْمَائِهِ فَيَكُونُ تَرْكُهُ" [4]

پہلی قسم:دم ان کلمات کے ساتھ کیا جائے جن کلمات کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں دم کیا جاتا تھااور جن کا معنیٰ ومفہوم کو سمجھانہ جا سکے۔اس سے اجتناب کرناواجب ہے تاکہ اس کی وجہ سے کوئی شرک نہ ہو یا کوئی ایساکام نہ ہو جو شرک تک پہنچائے۔

دوسری قسم:اللہ تعالیٰ کے کلام پاک یااس کے اسماء مبارکہ کے ساتھ دم کرناجائز ہے اور اگر یہ کلمات احادیث مبارکہ اور آثار سے منقول ہوں تو پھر مستحب ہیں۔

تیسری قسم:ان کلمات کے ساتھ دم کرنا جن میں اللہ تعالیٰ کے غیر کے اسماء شامل ہوں،کسی فرشتہ کا نام ہو یا کسی نیک وصالح مرد کا نام شامل ہو یااللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کسی قابل تعظیم چیز مثلاً عرشِ معلیٰ کا نام ہو،نہ ہی اس سے اجتناب واجب ہے اور نہ اس کا کرنا مشروع ہے۔لہذااس کا ترک کرناہی اولیٰ ہے۔

دم کرنے کا شرعی طریقہ علاج

حضرت عائشہ ؓ دم کرنے کا شرعی طریقہ یوں بیان کرتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ....... يَمْسَحُ بِهِمَا "[5]

"بے شک نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں اپنے اوپر معوذات (سورۃ الاخلاص،سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)کا دم کیا کرتے تھے۔پھر جب آپ کے لیے مشکل ہو گیا تو میں نبی محترم ﷺ پر دم کیا کرتی تھی اور خیر برکت کے لیے نبی کریم ﷺ کا دستِ مبارک آپ کے جسدِ اطہر پر بھی پھیرتی تھی پھر میں نے امام زہریؒ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کس طرح دم کرتے تھے،انہوں نے بتایا کہ آپ اسے اپنے ہاتھ پر دم کرکے ہاتھ کو چہرے پر پھیرا کرتے تھے"

مذکورہ دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے جھاڑ پھونک،جانور کے ڈسنے اور نظر بد کے لیے بہت مفید مجرب ہے۔لیکن اس کے علاوہ تمام روحانی اور جسمانی امراض کے لیے بھی دم انتہائی مفید ہے۔

2۔علامہ بدرالدین عینیؒ کا مؤقف

علامہ بدرالدین عینیؒ "بابُ الرُّقَى بالقُرْآنِ والمعَوِّذَاتِ"کے تحت حضرت عائشہ ؓ سے مروی حدیث مبارکہ :"كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي المَرَضِ الَّذِي مَاتَ"کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ معوذات پڑھ کر خود اپنے جسم اطہر پر دم کیا کرتے تھے۔پس جب آخری وقت آپ کا مرض بڑھ گیا تو حضرت عائشہ ؓ یہ آیات مبارکہ پڑھ کر اور نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک پر دم کرتی پھر آپ کے دستِ مبارک کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرتی تھی تاکہ آپ کے ہاتھ کی برکت شامل ہو جائے۔علامہ عینیؒ کا بھی یہی استدلال ہے کہ چونکہ یہ دم کا عمل آپ کی حیات مبارکہ کے آخر میں بھی پیش آیا۔آپ ﷺ نے اور سیدہ عائشہ ؓ نے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

مسلسل دم کیا تب یہ حکم منسوخ نہیں۔اس لیے قطعی طور پر دم کا جواز قائم ہوتا ہے۔چونکہ کچھ احادیث مبارکہ میں دم کرنے کی ممانعت ہے اس لیے علامہ عینیؒ دم کے جواز اور عدم جواز کے متعلق حضرت ابن اثیر کے حوالے سے احادیثِ مبارکہ میں یوں تطبیق پیش کرتے ہیں:

" وَقد جَاءَ فِي بعض الْأَحَادِيث جَوَاز الرقى، وَفِي بَعْضهَا النَّهْي عَنْهَا، فَمن الْجَوَاز قَوْله ﷺ استرقوا لَهَا فَإِن بهَا النظرة، أَي :اطْلُبُوا لَهَا من يرقيها، وَمن النَّهْي قَوْله :لَا يسْترقونَ وَلَا يَكْتَوُونَ، وَالْأَحَادِيث فِي الْقسمَيْنِ كَثِيرَة، وَوجه الْجمع بَينهمَا أَن الرقى يكره مِنْهَا مَا كَانَ بِغَيْر اللِّسَان الْعَرَبِيّ وَبِغير أَسمَاء الله تَعَالَى وَصِفَاته وَكَلَامه فِي كتبه الْمنزلَة، وَأَن يعْتَقد أَن الرّقية نافعة لَا محَالة، فيتكل عَلَيْهَا، وَإِيَّاهَا أَرَادَ بقوله :ﷺما توكل من استرقى، وَلَا يكره مِنْهَا مَا كَانَ بِخِلَاف ذَلِك، كالتعوذ بِالْقُرْآنِ وَأَسْمَاء الله تَعَالَى "[6]

بے شک کچھ احادیثِ مبارکہ سے دم کرنے کا جواز ثابت ہے اور بعض میں دم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔جواز کی روایت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس (لڑکی) کو دم کرواؤ، بلاشبہ اسے نظر لگ گئی ہے، یعنی کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا بلاؤ جو اس کو دم کردے اور ممانعت کے متعلق آپ کا فرمان عالیہ یہ ہے کہ وہ لوگ نہ دم کراتے ہوں گے اور نہ ہی داغنے کے عمل سے علاج کراتے ہوں گے۔ان دونوں طرح کی احادیث مبارکہ بہت زیادہ ہیں اور ان دونوں طرح کی احادیث کے درمیان تطبیق اس طرح سے ہے کہ وہ دم مکروہ ہے جو عربی زبان میں نہ ہو اور جو دم اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور اس کے کلام سے نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب میں بھی نہ ہو اور یہ کہ کوئی انسان یہ اعتقاد رکھے کہ یہ دم ہی ضرور نفع دے گا۔پس اسی پر ہی اپنا بھروسہ کرے اور اسی معنٰی کا ارادہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دم کرانے کو طلب کیا، اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل نہیں کیا اور جو دم اس کے خلاف ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔جیسا کہ قرآن مجید کی آیات کو پڑھ کر یا اللہ تعالیٰ کے اسماء پڑھ کر دم کرنا۔

کیا کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کو دم کر سکتا ہے؟

اس حوالے سے علامہ عینیؒ، حضرت عائشہ کی معروف روایت پیش کرتے ہیں:

والرقى المروية .وَفِي) موطأ مَالك (رَضِي الله عَنهُ :أَن أَبَا بكر الصّديق· دخل على عَائِشَة وَهِي تَشْتَكِي وَيَهُودِيَّة ترقيها، فَقَالَ أَبُو بكر :إرقيها بِكِتَاب الله، يَعْنِي بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيل اور دم کرانے کے متعلق مؤطا امام مالک میں یہ حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور وہ بیمار تھیں اور ایک یہودیہ عورت ان کو دم کر رہی تھی تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ اس کو کتاب اللہ یعنی تورات اور انجیل کے ساتھ دم کرو۔

مذکورہ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کرنے والے کا عمل واضح ہونا چاہیے یعنی اس بات کا واضح علم ہونا چاہیے کہ وہ دم کرنے والے الفاظ کہاں سے لے رہا ہے۔اگر تو وہ کتاب سماویہ سے لے رہا ہے تو اس صورت میں وہ جائز ہے اور اگر اس کے پڑھے گئے الفاظ کتاب سماویہ سے ثابت نہیں ہیں تو اس وقت اس کے دم والا عمل مکروہ ہو گا۔

اسی طرح علامہ عینیؒ مختلف فقہاء کی آراء پیش کرتے ہیں:

"عَن مَالك جَوَاز رقية الْيَهُودِيّ وَالنَّصْرَانِيّ للْمُسلمِ إِذا رقى بِكِتَاب الله، وَهُوَ قَول الشَّافِعِي، وَرُوِيَ عَن مَالك أَنه قَالَ: أكره رقي أهل الْكتاب وَلَا أحبه لأَنا لَا نعلم هَل يرقون بِكِتَاب الله أَو بالمكروه الَّذِي يضاهي السحر، وروى ابْن وهب أَن مَالِكًا سُئِلَ عَن الْمَرْأَة ترقي بالحديدة وَالْملح، وَعَن الَّذِي يكْتب الْكتاب يعلقه عَلَيْهِ، ويعقد فِي الْخَيط الَّذِي يرْبط بِهِ الْكتاب سبع عقد------ فكرهه كُله مَالك۔"[7]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

حضرت امام مالکؒ سے مروی ہے کہ یہودی اور نصرانی کا مسلمان کو دم کرنا جائز ہے جب اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دم کرے اور یہی قول حضرت امام شافعیؒ کا بھی ہے۔ نیز حضرت امام مالکؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اہل کتاب کے دم کرنے کو مکروہ قرار دیتا ہوں اور اس کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم کو علم نہیں کہ وہ کتاب اللہ سے دم کرتے ہیں یا ناپسندیدہ الفاظ سے دم کرتے ہیں جو جادو کے کلمات کے مشابہ ہوں اور ابن وہب نے روایت کی ہے کہ امام مالک سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت لوہے اور نمک پر دم کرتی ہے اور ایک شخص چند کلمات لکھ کر ان کو لٹکا تا دیتا ہے اور ایک شخص چند کلمات کو پڑھ کر دھاگہ میں گرہ لگا دیتا ہے اور اسی طرح سات گرہیں لگا دیتا ہے ۔۔۔۔۔ تو امام مالکؒ نے ان سب کو مکروہ قرار دیا۔

مذکورہ بالا تمام روایات اور فقہاء کرام کے اقوال سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اہل کتاب سے اس صورت میں دم کروایا جاسکتا ہے۔جب آپ کو یقین ہو کہ اس نے کتاب الٰہی سے ہی دم کیا ہے اور کوئی شیطانی الفاظ کا استعمال نہیں کیا ہے۔

علامہ عینیؒ باب:"رُقْيَةِ العَيْنِ "کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

رقية الَّذِي يصاب بِالْعينِ، وَلَيْسَ المُرَاد بِهِ الرمد، بل الْإِضْرَار بِالْعينِ والإصابة بهَا كَمَا يتعجب الشَّخْص من الشَّيْء بِمَا يرَاهُ بِعَيْنِه فيتضرر ذَلِك الشَّيْء من نظره. وَقَالَ النَّوَوِيّ: أنْكرت طَائِفَة الْعين، قَالُوا: لَا أثر لَهَا، وَالدَّلِيل على فَسَاد قَوْلهم أَنه أَمر مُمكن،والصادق أخبر بذلك، يَعْنِي بِوُقُوعِهِ فَلَا يجوز رده "[8]

نظر بد لگ جانے کے سبب سے جو تکلیف ہوتی ہے،اس کے ازالہ کے لیے دم کرانا اور اس حدیث مبارکہ میں عین سے مراد آشوب چشم یا آنکھ کی بیماری نہیں ہے بلکہ اس سے مراد نظر بد لگنا ہے جیسا کہ کوئی آدمی کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اس کے دیکھنے کی وجہ سے اس چیز میں کوئی ضرر ہو جائے۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا: ایک جماعت نے نظر بد لگنے کا انکار کیا ہے، انہوں نے کہا: نظر کی کوئی تاثیر نہیں ہے اور ان کے قول کے فاسد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نظر بد لگنے سے کسی جسم میں تکلیف ہونا امر ممکن ہے اور نبی صادق ﷺ نے اس کی خبر دی ہے کہ نظر بد لگ جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا رد کرنا جائز نہیں ہے۔

3۔علامہ قسطلانیؒ کا موقف

اسی حدیث مبارکہ کی روشنی میں امام قسطلانیؒ دم کے جواز کی مندرجہ ذیل چھ شرائط ذکر کی ہیں:

" وفيه جواز الرقية ---------- ارقيها بكتاب الله-"[9]

وہ دم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، اس کے اسماء ہوں، اس کی صفات ہوں اور عربی زبان میں ہو یا کم از کم عربی نہ ہو بلکہ معنیٰ معلوم شدہ ہو اور یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ فی نفسہ رقیہ غیر مؤثر ہے بلکہ یہ سب کچھ اللہ کریم کی تقدیر کے تحت تحقیق پزیر ہوتا ہے۔ حضرت ربیعؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے دم کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں اگر وہ دم کتاب اللہ سے ہو یا کم از کم وہ ذکرِ الٰہی سے معروف ہو۔ مؤطا امام مالکؒ میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق □ نے ایک یہودیہ سے کہا جو سیدہ عائشہ صدیقہ □ کو دم کیا کرتی تھی کہ وہ کتاب اللہ (تورات) سے دم کرو ۔

4۔مولانا غلام رسول سعیدیؒ کا موقف

مولانا غلام رسول سعیدیؒ شارحین صحیح بخاری میں سے ہیں، جنہوں نے اپنے ماقبل شارحین صحیح بخاری کے تقریباً تمام فوائد و ثمرات کو اپنی کتاب میں جمع کر دیا ہے ۔ چنانچہ "کتاب الطب" میں بھی انہوں نے نہ صرف شارحین بخاری کی آراء وافکار کو جمع کر دیا، جیسا کہ وہ دم کے بارے میں امام اصمعی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

امام اصمعیؒ نے کہا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کی نظر بہت لگتی تھی، اس نے سنا کہ ایک گائے بہت زیادہ دودھ دیتی ہے، اس کو بہت اچھا لگا، اس نے پوچھا وہ کون سی گائے ہے؟ لوگوں نے کوئی اور گائے بتائی اور اس کو مخفی رکھا لیکن وہ دونوں گائیں مر گئیں۔ اصمعیؒ نے کہا کہ میں نے اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب مجھے کوئی چیز اچھی لگتی ہے اور میں اس کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں سے ایک قسم کی حرارت خارج ہوتی ہے۔ لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب اس کو کوئی چیز اچھی لگے تو وہ کہے

"فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ"[10]

پس اللہ تعالیٰ بڑا ہی برکت والا ہے جو پیدا کرنے والوں میں سب سے خوبصورت ہے۔

"اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ"[11]

اے اللہ کریم! اس میں برکت دے۔

حضرت ام سلمہ ؓ سے مروی حدیث مبارکہ میں ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی کہ جس کے چہرہ پر سیاہ دھبے نمایاں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"استرقولها فان بها النظرة" یعنی تم اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔ "فان بها النظرة" کے بارے میں علامہ خطابیؒ کے بقول: جنات کی نظریں نیزوں سے زیادہ تیز ہوتی ہیں۔ امام ابو عبیدؒ نے کہا: شیطان نے اس کو نظر لگادی، ابن منظورؒ اور ابن قرقولؒ نے کہا: النظرة کا معنی ہے: جنات میں سے کسی کی نظر لگ جانا۔ اور جب حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی وفات ہوئی تو ایک جن نے یہ شعر پڑھا

۔

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ ... سَعْدَ بْنَ عُبَادَةْ
وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ ... فَلَمْ تُخْطِئْ فُؤَادَهْ[12]

"ہم نے خزرج قبیلے کے سردار حضرت سعد بن عبادہ ؓ کو قتل کر دیا، ہم نے اس پر دو تیر مارے، سو ہم نے اس کے دل کو مارنے میں خطا نہیں کھائی"[13]

بعض علماء نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ ہم نے حضرت سعد بن عبادہ ؓ کو نظر لگادی۔ مولانا غلام رسول سعیدیؒ سے جب نظر بد کی تاثیر کے بارے سوال کیا جاتا ہے تو آپ اس کی تحقیق یوں واضح کرتے ہیں :

اللہ تعالیٰ نے انسان کی بدنی کیفیات کو ایک دوسرے سے یکسر مختلف بنایا ہے انسانی مزاج اور طبیعتوں کا یہ اختلاف امراض کے حوالے سے بھی مختلف ہی ہوتا ہے یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی ایک آنکھ سے نکلا ہوا زہر دوسرے جسم میں سرایت کرنے کے صلاحیت رکھتا ہے اس بات کو مثال دے کر سمجھانے کی کوشش کی جائے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک انسان جو آنکھوں کے درد میں مبتلا ہے اس کو قریب بیٹھا ہوا شخص دیکھ لے تو وہ بھی اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک تندرست آدمی بیماروں کے پاس بیٹھ جائے تو اس بیمار کی بیماری اسے بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کو دوسری مثالوں سے بھی ثابت کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی جسے جمائیاں آرہی ہوں تو اس کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص بھی کچھ ایسی کیفیات سے دوچار ہو جاتا ہے۔ ایک (افعی) سانپ کے ساتھ نظر ملانے سے سانپ کا زہر اس انسان میں منتقل ہو جاتا ہے اس حوالے سے اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی ایک شخص کی نظر سے دوسرا شخص متاثر ہو تو یہ اللہ کریم کی عادت جاریہ کے ضمن میں آئے گا۔ آپؒ اس کی تائید میں حضرت ابن عمر ؓ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے منبر پر دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

"أن رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نهى ...ويَطْرَحانِ ما في بطونِ النساءِ"[14]

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے سفید دھاری دار سانپ اور دم بریدہ سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا کیونکہ یہ دونوں بصارت کو زائل کر دیتے ہیں اور حمل کو ساقط کر دیتے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ میں یہ صراحت ہے کہ سفید دھاریوں والے سانپ کے دیکھنے سے بصارت ختم ہو جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔اس طرح بعض سانپ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی نظر سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔اور عام مشاہدہ ہے کہ اسی طرح انسان کا بعض لوگوں سے اس نوع کا تعلق ہوتا ہے کہ ان کے دیکھنے سے انسان کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہو جاتا ہے اور بعض لوگوں سے انسان اس قدر خوف زدہ ہو جاتا ہے کہ ان کی دیکھنے سے اس کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور یہ سب نظر کی تاثیرات ہیں۔اسی طرح بعض لوگوں کے دیکھنے سے انسان بیمار پڑ جاتا ہے اور بعض کو دیکھنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور یہ روح کی تاثیرات ہیں اور ارواح مختلف ہوتی ہیں ۔بعض ارواح کی طبائع، کیفیات، قوتیں اور خواص بہت جلد تاثیر کرتی ہیں کیونکہ وہ ارواح بہت خبیث ہوتی ہیں اور محض کسی کو دیکھتے ہی اس میں تاثیر کرتی ہیں اور بعض روحیں دوسرے شخص کے بدن کے ساتھ اتصال کے بعد تاثیر کرتی ہیں۔۔۔بہر حال اللہ تعالی کے اذن اور اس کی مشیئت کے بغیر یہ تاثیر نہیں ہوتی اور اس کا علاج یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ فلاں شخص کی نظر لگی ہے تو اس کو غسل کروا کر اس کا غسالہ (جس پانی سے غسل کیا گیا ہو) نظر لگنے والے شخص پر ڈالا جائے ورنہ یہ دعا کر کے اس کو دم کیا جائے:

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِن كُلِّ شيطَانٍ وهَامَّةٍ، ومِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ" [15]

میں ہر شیطان، ہر زہریلے کیڑے اور ہر نظر بد سے اللہ تعالی کے کلمات تامہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

آپؒ"تبیان القرآن" میں ذیل کی آیت مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

"وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدخُلُوا مِن بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادخُلُوا مِن اَبوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِى عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ"[16]

اور اس نے کہا: اے میرے بیٹو! تم ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ کریم کے حکم کے مقابلہ میں تم سے کچھ بھی نہیں ہٹا سکتا۔فیصلہ تو اللہ کریم ہی کا ہے۔پس اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور توکل کرنے والے کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

"حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہ دس بیٹے بہت خوب صورت اور بہت باکمال تھے۔مصر کے چار دروازے تھے۔جب دس بیٹے مصر روانہ ہونے لگے تو حضرت یعقوبؑ کو یہ خدشہ ہوا کہ اگر دس کے دس ایک دروازے سے داخل ہوئے تو ان پر دیکھنے والوں کی نظر لگ جائے گی۔اس لیے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹو! تم سب ایک دروازے سے مت داخل ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا"[17]

5۔مولانا سلیم اللہ خاںؒ کا مؤقف

مولانا سلیم اللہ خاںؒ "باب الرقى باالقرآن والمعوذات"کی شرح میں متقدمین شارحین صحیح بخاری کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قرآن مجید اور معوذات سے دم اور جھاڑ پھونک کرنا بالاتفاق جائز ہے۔امام بخاریؒ کا مقصد ترجمۃ الباب سے اسی جواز کو بیان کرنا ہے۔ معوذات سے قرآن مجید کی وہ تمام آیات مراد ہیں جن میں شیطان اور اس کے شر اور آفتوں سے پناہ طلب کی گئی ہے یا اس سے مراد

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

"الفلق "اور "الناس "دونوں سورتیں مراد ہیں۔ یہ اگرچہ دو سورتیں ہیں اور "معوذات "جمع کا صیغہ ہے لیکن جمع کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سورتیں تو دو ہیں لیکن ان میں آیات دو سے زیادہ ہیں۔ لہذا جمع کا صیغہ ان کے لیے استعمال ہو سکتا ہے "۔[18]

آپؒ جھاڑ پھونک کے جواز کے قائل ہیں۔اس کے جواز کے لیے دو شرائط ذکر کرتے ہیں۔ایک یہ کہ دم کے الفاظ میں شرکیہ یا مجہول المعنیٰ کوئی لفظ نہ ہو۔دوم یہ کہ دم کو مؤثر بالذات اور سبب حقیقی نہ سمجھا جائے۔جن احادیث مبارکہ میں دم کی ممانعت ہے،اس سے وہی شرکیہ الفاظ پر مبنی دم ہے یا اس دم کو مؤثر حقیقی قرار دینے کا عقیدہ رکھنا ہے۔

مولانا سلیم اللہؒ جھاڑ پھونک کو مذکورہ مخصوص شرائط کے ساتھ بالاتفاق جائز قرار دیتے ہیں۔جہاں تک تعویذات اور عملیات کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں آپؒ قائلین جواز اور قائلینِ عدمِ جواز دونوں کے مؤقفات پیش کرتے ہیں۔

1۔صحابہ کرام □ میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ بن عباس □ سے تعویذ کا ثبوت ملتا ہے۔ابن ابی شیبہؒ نے عمرو بن شعیبؒ کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرو □ کی موقوف روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈر جائے تو (یہ دعا) پڑھے:

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ"[19]

(یہ دعا پڑھنے سے) یہ پریشان کن خواب اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔حضرت عبداللہ بن عمر اپنے بالغ بچوں کو یہ دعا سکھا دیتے تھے اور جو بچے نابالغ ہوتے تھے ان کے لیے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس □ سے منقول ہے کہ وہ دردِ زہ میں مبتلا خاتون کے لیے ان کلمات کو مجرب قرار دیتے تھے۔

"إِذَا عَسِرَ عَلَى الْمَرْأَةِ وِلَادَتُهَا فَلْيَكْتُبْ :بِسْمِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ،سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا"[20]

آگے روایت میں ہے کہ ان کلمات کو کچی سیاہ روشنائی سے لکھ کر عورت کو پلایا جائے یا وہ دم کردہ پانی "ماتحت السرة" چھڑکا جائے یا تعویذ بنا کر عورت کی ران پر باندھ لیا جائے۔راوی حضرت علی بن حسنؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے بڑھ کر کوئی نافع چیز نہیں ملی۔[21]

اسی طرح مولانا سلیم اللہؒ تابعینِ عظام کے اسمائے گرامی ذکر کرتے ہیں جو تعویذات کے عمل کو جائز قرار دیتے ہیں۔ان میں حضرت مجاھد،حضرت محمد بن سیرین، حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت ضحاکؒ اور حضرت سعید بن مسیبؒ شامل ہیں۔

آپؒ،علامہ ابن تیمیہؒ کے متعلق بھی فرماتے ہیں کہ آپؒ نے بھی فتاویٰ جات میں تعویذات کے جواز کی تصریح فرمائی ہے۔[22]

2۔مولانا سلیم اللہؒ اب دوسرے طبقہ کا ذکر کرتے ہیں،جن کا دعویٰ ہے کہ تعویذ جائز نہیں۔آپؒ حضرت عبداللہ بن مسعود □ کی روایت بیان کرتے ہیں،جس میں نبی کریم ﷺ نے دم،منتر اور جھاڑ پھونک کو شرک سے تعبیر کیا ہے۔

"قال: سَمِعتُ رَسُولَ للہ ﷺ "إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ"[23]

عبداللہ بن مسعود □ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:'' بے شک منتر، تعویذ اور ٹوٹکے سب شرک ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

تمائم: تمیمہ کی جمع ہے۔اردو میں اسے تعویذ کہتے ہیں۔ جسے اس حدیث مبارکہ میں شرک گردانا گیا ہے۔جہاں تک عملیات کا تعلق ہے تو آپؒ اس بارے میں اپنا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

"دم، منتر اور تعویذات ذکر کردہ شرائط کے ساتھ جائز ہیں، یہی حکم عام عملیات کا بھی ہے۔ مختلف کلمات، مختلف وظائف کو لوگ بعض مخصوص تعداد اور مخصوص پابندیوں کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ شرعاً ایسے عملیات کا حکم یہی ہے کہ اگر ان میں شرکیہ اور مبہم لفظ نہ ہو تو جائز ہے"۔[24]

آپؒ مختلف علماء اور ماہرین عملیات کے آزمودہ اذکار و وظائف اور تجربات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ اصل میں لوگوں کے اپنے اپنے تجربات ہوتے ہیں۔کسی نے کسی خاص غرض کے لیے کوئی کلمہ ایک لاکھ مرتبہ رات کے وقت پڑھ لیا اور اس کا کام ہو گیا، اس نے پھر تجربہ کیا اور کامیاب رہا۔اسی طرح وہ شخص اس کو باقاعدہ ایک وظیفے اور ایک عمل کی شکل دے دیتا ہے۔ اسے کوئی شرعی حکم نہیں سمجھنا چاہیے۔یہ ٹھیک اسی طرح ہے کہ جس طرح مختلف جڑی بوٹیوں کی تاثیر لوگوں نے تجربات کر کے معلوم کی ہے کہ وہ لوگوں کے اپنے تجربات کا نتیجہ ہیں۔لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ عملیات سے کوئی قطعی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ مثلاً" بعض لوگ چور معلوم کرنے کے لیے عمل کرتے ہیں تو اس عمل کی وجہ سے کسی شخص کو واقعتاً چور سمجھ لینا اور اس پر چوری کے احکام لاگو کرنا جائز نہیں"۔[25]

علماء اور ماہرینِ عملیات کے مخصوص وظائف جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں انہیں کسی بیماری ،آزمائش اور مصیبت کے وقت پڑھا جا سکتا ہے ۔جیسے امام ابن تیمیہؒ کا شیطانی اثرات کے ازالے کے لیے آیات سکینہ پڑھنے کا معمول تھا۔اس کے علاوہ قرآن مجید کی کسی سورت یا مخصوص آیات کو بطور علاج اختیار کیا جا سکتا ہے۔قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور دعاؤں اور اذکار کے ساتھ ذیل میں دی گئی ان چند "آیات سکینت" کی تلاوت کر کے روحانی اور جسمانی امراض سے شفاء حاصل کی جا سکتی ہے۔امام ابن تیمیہؒ کا مشکلات میں مبتلا ہوتے وقت معمول یہ تھا۔[26]

6۔حافظ عبدالستار حماد کا مؤقف

شارح "ہدایۃ القاری" حافظ عبدالستار حماد نظر بد کی حقیقت اور اس کے علاج کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نظر لگ جانا برحق ہے۔اگر انسان کسی دوسرے کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرے تو نیک خواہش کا مثبت اثر دوسرے پر ہوتا ہے "[27]

نبی کریم ﷺ سے اس کے علاج کے لیے بہت سی دعائیں ثابت ہیں۔ان میں سے ایک دعا بطور علاج حافظ صاحب ذکر کرتے ہیں:

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِن كُلِّ شيطَانٍ وهَامَّةٍ، ومِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ"[28]

نبی کریم ﷺ کا یہ بھی فرمان عالیہ ہے:

"إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ"[29]

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی میں کوئی خوبی دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔

حافظ صاحب باب "رقیۃ العین" کے اختتام پر نظر بد سے دم کرنے کی شرعی حیثیت ذکر کرتے ہوئے بطورِ ملخص چند فوائد و مسائل اخذ کرتے ہیں:

ان احادیث مبارکہ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ نظر بد سے دم کرنا مشروع ہے۔ جیسا کہ حضرت اسماء بنت عمیس □ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی:

"إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ"[30]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

"بے شک حضرت جعفر ⃞ کے بچوں کو بہت جلد نظر بد لگ جاتی ہے، کیا ہمارے لیے اس نظر بد کے لیے دم کرنے کی اجازت ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم دم کرا سکتے ہو۔"

حافظ صاحب باب: "العین حق" کے تحت فتح الباری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ ایک انسان اپنے ارادے، خواہش اور توجہ کے ذریعے سے دوسروں پر بہت جلد اثر انداز ہوتا ہے۔ نظر لگنے کی صورت میں بھی کسی کی خوبی دیکھ کر بعض نفوس میں جو جزبہ حسد پیدا ہوتا ہے اگر وہ شدید ہو تو اس کی وجہ سے دوسرے انسان پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عموماً دوسروں کی خوبیاں آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں اور دیکھتے ہی فوراً حسد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس بناء پر اسے نظر لگنے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی انسان پر نظر بد کے اثرات شدید ہوں تو اس کا یہ علاج بتایا گیا ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو وہ وضو کرے اور تہ بند وغیرہ کا وہ حصہ جو کمر کے ساتھ لگا ہوتا ہے، اسے دھوئے، پھر اس مستعمل پانی کو متاثرہ شخص پر پھینکا جائے۔ "[31]

اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ نظر لگنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے ۔ اللہ تعالی نے انسانی نظر میں بہت تاثیر رکھی ہے ، مسمریزم (Mesmerism) کی بنیاد بھی انسانی نظر کی تاثیر پر ہے۔[32]"

دم عربی زبان میں اس فرئضہ کو کہتے ہیں جو حج یا عمرہ کرنے والے سے غلطی کی صورت میں کفارے کے طور پر ایک دنبہ یا ایک بکرہ ذبح کیا جانا ہے ۔فارسی زبان میں لفظ "دم "دمیدن مصدر سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے پھونک مارنا ۔براعظم اور دیگر ملکوں میں نفسیاتی یا روحانی امراض میں تخفیف کی غرض سے قرآنی آیات یا دیگر مسنون دعائیں پڑھ کر جو پھونک مارا جاتا ہے ، اسے بھی دم سے موسوم کیا جاتا ہے ۔اس حوالے سے حضرت عیسی علیہ السلام کے پھونک کی یہ طاقت تھی کہ جب وہ کسی مریض یا مردہ کو پھونک مارتے تھے تو مریض شفایاب اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جاتا تھا ۔ ایک زبان زدہ عام شعر ملاحظہ ہو ۔

؎حسن یوسف ،دم عیسی ،ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

نظر بد کو انگریزی زبان میں Evil Eye کہا جاتا ہے ۔ مطلب بری نگاہ ،چشم بد یا صرف نظر ۔

نظر بد اسلامی نقطۂ نظر سے برحق ہے اور یہ عموما ایسے لوگوں کی نظر کو نظر بد کا نام دیا جاتا ہے جو بداندیش ہوتے ہیں ۔ایسے لوگوں کے باطن میں حسد ،رقابت کینہ یا اس قسم کی ذہنی و قلبی کیفیات ہوتی ہیں جو صرف دیکھنے سے دوسرے فرد یا افراد یا کسی بھی چیز کے اندر شیطانی صفات بن کو داخل ہو جاتی ہیں اور پھر اس شخص یا چیز کو جو نظر کی زد میں آتا ہے ، متاثر ہو جاتا ہے اور بد قسمتی کا شکار ہو جاتا ہے ۔ عربی میں اسے" عین الحسود "یا صرف" عین "کہا جاتا ہے ۔

نظر بد یا کسی بھی نفسیاتی یا روحانی امراض یا علامات کا شکار ہونے والے فرد کا علاج نظربد اتارنے یا پریشانی ،دل کی گھبراہٹ ،ڈپریشن اور اس طرح کے دیگر عوارض کے شکار افراد کو دم کرنا اسلامی نقطۂ نظر سے کیا حیثیت رکھتا ہے ۔ اس حوالے سے صحاح ستہ اور احادیث کی دیگر مستند کتب میں مختلف واقعات کے ساتھ حوالے موجود ہیں تاہم" کتاب الطب "شروح صحیح بخاری دم اور نظر بد کے حوالے سے سب سے بہترین پیش کرتی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

روایات اور شارحین صحیح بخاری کے مؤقف کو سامنے رکھا جائے تو یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ نظر لگنا اگرچہ برحق ہے لیکن قبیح عمل ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ قبیح عمل کسی برے انسان سے ہی سرزد ہوتا ہے یا کسی اچھے انسان سے بھی۔ اس طرح کا عمل قبیحہ ہو سکتا ہے۔ اس سوال کا سادہ سا جواب تو یہ بنتا ہے کہ نظر بد والا عمل اچھے اور برے دونوں طرح کے انسانوں سے سرزد ہو سکتا ہے۔ اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ جب ایک اچھے انسان سے یہ عمل ہو سکتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ عمل غیر اختیاری ہے کیوں کہ ایک اچھا انسان کسی دوسرے انسان کا برا نہیں چاہتا۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ عمل اختیاری ہے۔ مطلب یہ کہ نظر لگانے والے کے دل میں کسی دوسرے شخص یا کسی دوسری چیز کا ظاہری یا باطنی حسن آشکار ہوتا ہے تو اس کی تند و تیز نگاہیں جس میں کینہ، حسد یا رقابت جیسی چنگاری ہو سکتی ہے پھر یہ چنگاری کسی دوسرے جسم میں داخل ہوتی ہے اور اسے مریض بنا ڈالتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ جس میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا تو وہ گر کر بے ہوش ہو گئے جب کہ بعض روایات کے مطابق انہیں بخار ہو گیا تو آپ ﷺ نے جب اس کی تکلیف کو دیکھا تو حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم اپنے بھائی کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ اس روایت کے مطابق تو یہ عمل اختیاری ہے کہ جس میں حضرت عامر کی نظر کا لگنا اور نبی کریم ﷺ کا غصے کا اظہار کرنا اس عمل کو اختیاری ظاہر کرتا ہے۔ اگر یہ ایسا عمل برے انسان سے سرزد ہوتا ہے تو قرین قیاس ہے لیکن اگر اچھے انسان سے یہی عمل سرزد ہو تو یہ بشری کمزوریوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ نظر بد کا توڑ یہ ہے کہ اگر نظر لگانے والا معین شخص معلوم ہو تو اس کو غسل کروا کر اس کا غُسّالَہ (جس پانی سے غسل کیا گیا ہو) نظر لگنے والے شخص پر ڈالا جائے۔ دوسرا نظر بد کا توڑ دم ہے یعنی نظر بد ایک بیماری ہے اور دم اس کا علاج ہے. حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا مؤقف یہ ہے کہ دم بذات خود مؤثر نہیں ہے اور اس کے علاوہ ان کی دوسری شرط یہ ہے کہ دم جو اللہ کریم کے کلام کی صورت میں ہے تو اسے عربی زبان میں ہی کیا جائے۔ ابن حجر عسقلانیؒ کے مطابق دورِ جاہلیت میں عمرو بن حزمؓ کے کچھ لوگوں نے جب کہا کہ ہمارے پاس بچھو کے کاٹنے کا دم ہے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں دم کرنے کی اجازت دے دی۔ اس روایت کے مطابق ہر وہ دم جائز ہے جس میں شرک اور کفر کے عناصر نہ ہوں اور اس روایت میں مذکور ہے کہ دم کرنے والے کے الفاظ کو نبی کریم ﷺ نے سننے کا کہا ہے جس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ عامل (خصوصاً اہلِ کتاب) کے عمل کرنے سے پہلے کلماتِ دم جاننا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر وہ دم بھی جائز ہے جسے علماء اور ماہرین عملیات کسی آزمودہ اذکار و وظائف کو کسی نیک مقصد کے لیے کیا ہو۔ حافظ عسقلانیؒ یہ بھی لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری ایام میں اپنے اوپر معوذات کا دم کیا کرتے تھے اور جب مرض بڑھا تو حضرت عائشہؓ نے آپ کے جسدِ اطہر پر معوذات پڑھ کر دم کیا۔

شارح علامہ عینیؒ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کہ جو لوگ دم نہیں کروائیں گے وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ علامہ عینیؒ سے یہ مذکورہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دم کروانے والوں کا انحصار زیادہ دم کی ذاتی افادیت پر ہوتا ہے جب کہ ممنوعہ دم نہ کروانے والوں کا عقیدہ اللہ کریم کی ذات پر زیادہ پختہ ہوتا ہے۔ گویا دم ایک سبب ہے اور اللہ تعَالیٰ مسبب الاسباب ہیں اور ہمیشہ مسبب الاسباب کی حیثیت سب سے زیادہ ہوتی یے۔ مسبب الاسباب فاعل اور سبب مفعولی حیثیت رکھتا یے۔ حضرت عائشہؓ کی مذکورہ روایت کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی بیٹی سیدہ عائشہؓ کے پاس آئے تو ایک یہودیہ ان کو دم کر رہی تھی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسے کتاب اللہ سے دم کرنے کا کہا۔ امام مالکؒ نے کلمات پڑھ کر دھاگا میں گرہ لگانے کے عمل کو مکروہ قرار دیا ہے۔ علامہ قسطلانیؒ کے نزدیک بھی دم فی نفسہ غیر مؤثر ہے۔ مولانا غلام رسول سعیدیؒ نے امام اصمعیؒ کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے کہ جس میں نظر لگانے والا شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ جب یہ عمل ہوتا ہے تو میری نظر سے ایک قسم کی حرارت خارج ہوتی ہے۔ اس ساری بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دم بنفسہ مؤثر نہیں بلکہ دم کا انحصار اس کلام پر ہوتا ہے جو دم کے وقت پڑھا گیا ہے مطلب یہ کہ کلام الٰہی اس قادر الکلام کا مظہر ہے کہ جس نے اس کائنات کو تخلیق کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ بدر الدین

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

عینی،علامہ قسطلانی اور مولانا غلام رسول سعیدیؒ کے نقطہ نظر کی تفہیم کے بعد یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ نظر لگنا برحق ہے لیکن برا عمل ہے اور اس برے عمل کے نتیجہ میں ہونے والی بیماری کا علاج دم میں مضمر ہے۔شارحین صحیح بخاری کے مطابق نظر انسان کی بھی لگ سکتی ہے اور شیطان کی بھی۔اس لیے "سورۃ الناس" کو سامنے رکھا جائے تو اس میں اللہ کریم کی پناہ طلب کی گئی اور شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کی گئی ہے۔حافظ عبدالستار حماد بھی دیگر شارحین کی طرح نظر لگنے کو برحق سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ ایک اور بات کا اضافہ کرتے ہیں کہ جس طرح بدخواہ کی نظر لگتی ہے،اسی طرح خیر خواہ کی نظر کا بھی اثر ہوتا ہے۔مولانا سلیم اللہ خانؒ قرآن مجید اور معوذات سے دم کو جائز قرار دیا کرتے ہیں۔شارحین کی فکر اور عمل کے مطابق نظر لگنا ایک عمل ہے اور دم کرنا ایک دوسرا عمل ہے۔پہلے عمل سے بیماری جنم لیتی ہے دوسرا عمل شفاء کا مظہر ہے۔شارحین کے الفاظ مختلف ہیں لیکن تمام شارحین اس بات پر متفق ہیں کہ نظر لگنے کا توڑ "کلام الٰہی" میں مضمر ہے۔

لہٰذا اسلامی تاریخ اور احادیث نبویہ ﷺ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ بد اندیشوں اور بدخواہوں نے آپ ﷺ پر جادو اور نظر بد کے حملے بھی کیے اور آپ ﷺ بیمار بھی ہو گئے ۔قرآن مجید میں سورۃ الاخلاص ،سورۃ الفلق اور سورۃ الناس وغیرہ دراصل کفار کے ان نفسیاتی اور بد اندیشانہ حملوں کا ایک لحاظ سے جواب بھی تھا اور تحفظ کا ایک طریقۂ کار بھی ۔قرآن مجید نے ایسے نفسیاتی حملوں کو شیطان کے شر کا نام دیا ہے اور شیطان سے پناہ مانگنے کا طریقہ جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمجھایا ہے اور فارمولے کی شکل میں عطاء کیا ہے ۔وہ ان مذکورہ سورتوں کو پڑھ کر پھونک مارنے سے ہے ۔

---

[1] ابنِ حجر العسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی،فتح الباری شرح صحیح البخاری،بیروت:دارالمعرفۃ ،1379ھ،ج10،ص240

[2] فتح الباری 195/10

[3] صحیح مسلم،کتاب السلام،باب لا بأس بالرقی مالم یکن شرک،رقم الحدیث:2200

[4] فتح الباری 195/10

[5] صحیح بخاری،کتاب الطب،باب الرقی بالقرآن والمعوذات،رقم الحدیث:5735

[6] بدرالدین عینی، محمود بن احمد،عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری،دار إحیاء التراث العربي- بیروت،س ن،ج12، ص151۔152

[7] عمدۃالقاری 21/ 262-263

[8] عمدۃالقاری 262/21

[9] شہاب الدین القسطلانی ،احمد بن محمد،ارشادالساری لشرح صحیح البخاری-مصر:الکبری الامیریۃ 1323ھ،ج8،ص388

[10] القرآن،المؤمنون ۲۳:۱۴

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3 2024

[11] سعیدی، مولانا غلام رسول، نعم الباری فی شرح صحیح البخاری، ضیاءالقرآن پبلی کیشنز، کراچی، 2020ء، ج12، ص168

[12] المستدرک علی الصحیحین، ذکر مناقب سعد بن عُبَادَةَ الخَزرجِيّ، ج3، ص283، رقم الحدیث:5102

[13] عمدۃ القاری 394/21

[14] الموطأ، کتاب الاستئذان، ماجاء فی قتل الحیات ومایقال فی ذلک 1422/5، رقم الحدیث:4580

[15] صحیح البخاری، کتاب الطب، باب الرقی والمعوذات رقم الحدیث:3371

[16] القرآن، یوسف ۱۲:٦٧

[17] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، لاہور: فرید بک سٹال، 38اردو بازار 2008ء، ج5، ص814

[18] کشف الباری 58/5

[19] جامع الترمذی، کتاب الطب، باب النفث فی الرقیۃ، رقم الحدیث:3528

[20] احمد بن عبد الحلیم۔ مجموع الفتاویٰ۔ فصل ویجوز ان یکتب للمصائب وغیرہ من کتاب اللہ وذکرہ بالمراد المباح ویغسل ویسقی (المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مجمع الملک فہد للطباعۃ المصحف الشریف، 1418ھ) ج19، ص64؛ القرآن، النازعات :

[21] ایضاً

[22] فتاویٰ ابن تیمیۃ 64/19

[23] سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب تعلیق التَّمَائِم، رقم الحدیث:3530

[24] سلیم اللہ خاں، کشف الباری عما فی صحیح البخاری، شاہ فیصل کالونی نمبر 4، مکتبہ فاروقیہ، کراچی، ج 12، ص694، س ن، ج5، ص67

[25] کشف الباری 68/5

[26] آپؒ آیات سکینت کی تلاوت فرمایا کرتے، جن کی برکت سے وہ مشکل دور ہو جایا کرتی تھی۔ آپ نے اپنے شاگرد حافظ ابن قیم سے اپنا واقعہ بیان کیا کہ وہ ایک مرتبہ شیطان کے اثر سے ایک شدید قسم کے مرض میں مبتلا ہوگئے تھے تو انہوں نے اس وقت کے حاضرین سے کہا کہ "آیاتِ سکینت" تلاوت کرو، بس ان آیات کا تلاوت ہونا تھا کہ بیماری رفع ہوگئی گویا کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ حافظ ابن قیم یہ واقعہ مدارج میں نقل کرتے ہیں[26]۔ اس لیے ہمیں بھی نظر بد، جادو اور دیگر امراض سے بچاؤ اور قلبی سکون وراحت کے لیے ان "آیاتِ سکینت" کی تلاوت کو معمول بنانا چاہیے۔ "آیاتِ سکینت" درج ذیل ہیں۔ "وَقَالَ لَهُم نَبِيُّهُم اِنَّ اٰيَةَ مُلكِه اَن يَّاتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُم وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوسٰى وَاٰلُ هٰرُونَ تَحمِلُهُ المَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُم اِن كُنتُم مُّؤمِنِينَ" القرآن، البقرۃ ۲:۲۴۸

ان کے نبی نے انہیں پھر فرمایا کہ اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے اس میں اطمینان ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارون کا ترکہ ہے اسے فرشتے اٹھا کر لائیں گے۔ یقیناً یہ تمہارے لیے کھلی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو"۔

"ثُمَّ اَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَه عَلٰى رَسُولِه وَعَلَى الْمُؤمِنِينَ وَاَنزَلَ جُنُودًا لَّم تَرَوهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذٰ لِكَ جَزَاءُ الكٰفِرِينَ"القرآن،التوبہ ۹:۲۶

پھر اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر اور مومنین پر نازل فرمائی اور وہ لشکر اتارے جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور منکرین حق کو سزا دی کہ یہی بدلہ ہے اُن لوگوں کے لیے جو حق کا انکار کریں"۔

"اِذیَقُولُ لِصَاحِبِہ لَا تَحزَن اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَه عَلَيهِ وَاَ يَّدَه بِجُنُودٍ لَّم تَرَوهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ العُلَا وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ"القرآن ، التوبۃ،۹:۴۰

جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ" غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ اُس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکون ِقلب نازل کیا اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور کافروں کا بول نیچا کر دیا۔ اور اللہ کا بول تو اُونچا ہی ہے، اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے-"

"هُوَ الَّذِى اَنزَلَ السَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ المُؤمِنِينَ لِيَزدَادُوا اِيمَانًا مَّعَ اِيمَانِهِم وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا"القرآن ، الفتح،۴۸: ۴

وہی ذات ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل فرمائی تاکہ وہ ان کے ایمان کے ساتھ اپنا ایمان اور بڑھا لیں۔ زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ کے قبضہ ٔ قدرت میں ہیں اور وہ علیم وحکیم ہے"۔

"لَقَد رَضِىَ اللّٰهُ عَنِ المُؤمِنِينَ اِذ يُبَايِعُونَكَ تَحتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِم فَاَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيهِم وَاَثَابَهُم فَتحًا قَرِيبًا" القرآن ، الفتح ،۴۸: ۱۸

اللہ تعالی مومنوں سے خوش ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں کا حال اس کو معلوم تھا، اس لیے اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی، ان کو انعام میں قریبی فتح بخشی"۔

"اِذجَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِى قُلُوبِهِمُ الحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الجَاهِلِيَّةِ فَاَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَه عَلٰى رَسُولِه وَعَلَى المُؤمِنِينَ وَاَلزَمَهُم كَلِمَةَ التَّقوٰى وَكَانُوا اَحَقَّ بِهَا وَاَهلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىءٍ عَلِيمًا"القرآن ،الفتح،۴۸: ۲۶

جب مکہ کے کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلانہ حمیت بٹھالی تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر سکینت نازل فرمائی اور مومنوں کو تقویٰ پر قائم رکھا۔ وہی اس کے زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے، اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے"۔

[27] حافظ عبدالستارحماد، ہدایۃ القاری شرح صحیح البخاری،مکتبہ دارالسلام،لاہور،2019ء،ج8،ص619

[28] صحیح البخاری،کتاب احادیث الانبیاء، باب، رقم الحدیث:3371

[29] سنن ابن ماجہ،کتاب الطب، باب العین، رقم الحدیث:3509

[30] سنن الترمذی ،ابواب الطب، رقم الحدیث:2059

[31] ہدایۃالقاری620/8

[32] ہدایۃالقاری620/8